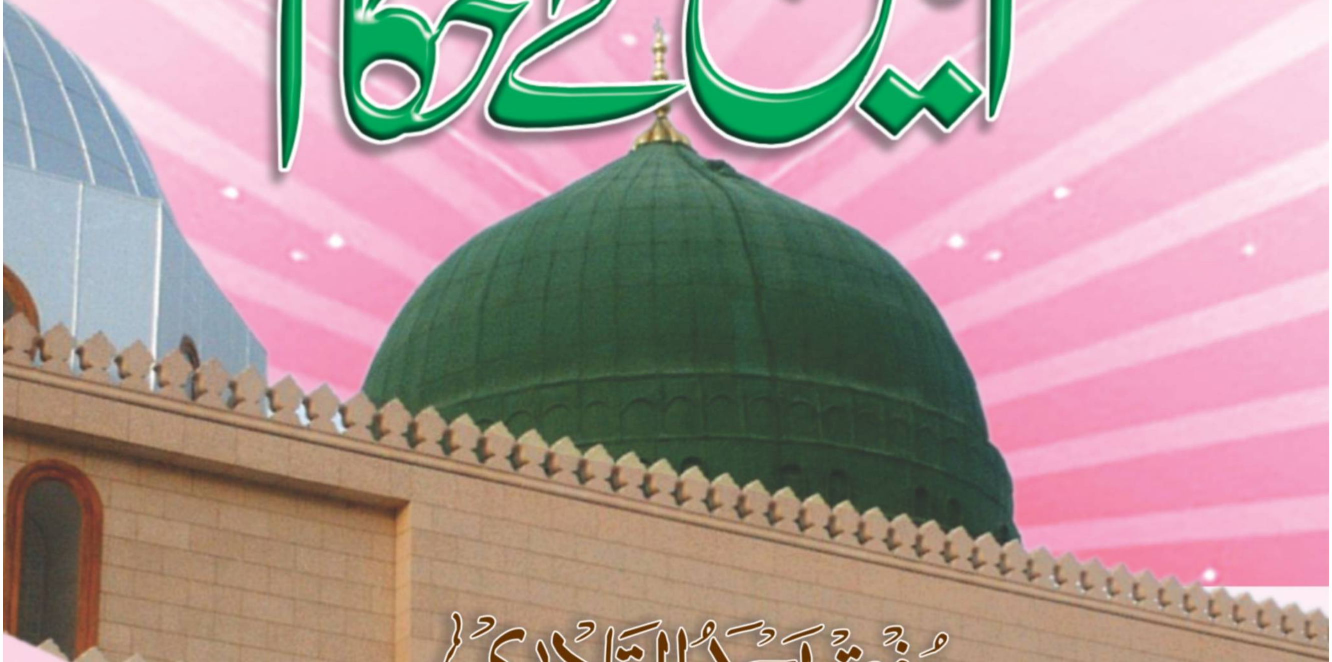
رفعِ یدین

اور

آمین کے احکام



مفتی احمد القادری

اسلامک پبلشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ

اس وقت بعض لوگوں کو سب سے بڑا دکھ اس بات کا ہے کہ مسلمان رکوع میں جاتے یا اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ نماز میں زور زور سے آمین کیوں نہیں بولتے؟ شہر شہر، نگر نگر، گلی گلی، کوچہ کوچہ ہر جگہ جہاں وہ ہیں، اس کا جھگڑا کھڑا کر دیا ہے۔ معاشرہ میں بے شمار برائیاں اور بدکاریاں پھیلی ہوئی ہیں، جھوٹ، چغلی، غیبت، گانا بجانا، زنا، بے پردگی، حرام خوری، خیانت، ظلم، سرکشی، عریانیت، شراب نوشی، جوابازی، ماں باپ کی نافرمانی وغیرہ بے شمار برائیاں معاشرے میں پھیلی ہوئی ہیں، مگر اس کی فکر نہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متبعین پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کڑوروں کڑور مسلمان ان کے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق نماز میں آہستہ آمین کہتے ہیں، نماز میں بار بار ہاتھ نہیں اٹھاتے، سکون کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: یہ کیا بات ہے کہ میں تم کو (بار بار) ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں۔ نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔ (رفع یدین اور آمین کے احکام، حدیث ۱۷ صفحہ ۷)

عیدین کے علاوہ تمام نمازوں میں ایک بار، تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کو کافی جانتے ہیں اس پر یہ لوگ شور مچاتے ہیں اور انھیں اِس سنت پر عمل کرنے سے روکتے ہیں۔

شافعی حضرات بھی رفع یدین اور آمین بالجہر کے قائل ہیں مگر وہ احناف سے اس بات پر جھگڑتے نہیں اور نہ احناف ان سے، کیوں کہ دونوں کے عقائد ایک ہیں، سب اپنے اپنے امام کی پیروی کرتے ہیں۔ کسی کو اپنے امام کی پیروی سے نہیں روکتے اور نہ ایک دوسرے پر الزام واتہام لگاتے ہیں کہ یہ سب فروعیات ہیں۔ اور فروعی اختلاف کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کا آپس میں جنگ کرنا درست نہیں۔

لہٰذا یہ بات یاد رکھیں کہ اس دور میں اگر کوئی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو برا کہتا ہے اور ان کے فتوے پر عمل کرنے سے روکتا ہے، وہ شافعی، مالکی، حنبلی نہیں ہوگا بلکہ ان سے حسد وعناد رکھنے والا کوئی غیر مقلد ہوگا۔

یہاں ایک میلاد شریف میں مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ محب مکرم حضرت مولانا غلام سبحانی صاحب امام وخطیب ضیاء القرآن سینٹر ارلنگٹن بھی موجود تھے۔ عزیزم حامد رضا سلمہ بھی ہمراہ تھے، میلاد شریف کے بعد ایک صاحب بول پڑے کہ رفع یدین پر کئی حدیثیں ہیں اور نہ کرنے پر ایک بھی حدیث نہیں میں بھی حنفی ہوں۔

میں نے کہا اس موضوع پر ایک دو نہیں بلکہ کثیر احادیث ہیں، آپ سے کس نے کہہ دیا کہ ایک بھی حدیث نہیں؟ بتایا کہ میرے ایک "اہل حدیث (غیر مقلد)" دوست کہہ رہے تھے۔ آپ دیکھیں یہ لوگ کس طرح، کثیر احادیث کے ہوتے ہوئے کیسے صاف کہہ دیتے ہیں، ایک بھی حدیث نہیں--- سیدھا سادہ مسلمان، ان کی بات کو سچ سمجھ کر ان کے پھندے میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ اس لیے خیال ہوا کہ ان احادیث کریمہ پر مشتمل ایک مختصر رسالہ شائع کر دیا جائے تا کہ ہر شخص آسانی سے پڑھ سکے اور انصاف پسند حضرات پر حنفی مسلک کی حقانیت واضح ہوجائے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی حدیث کے عین مطابق ہے۔

احمد القادری مصباحی

۵/صفر ۱۴۲۳ھ ، ۲۱/اپریل ۲۰۰۲ء، بروز جمعہ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

رفع یدین کے احکام

نماز پنجگانہ اور جمعہ میں، صرف پہلی تکبیر کے وقت ہی ہاتھ اٹھانا سنت ہے، اس کے بعد نہیں۔ اس مسئلہ کے ثبوت میں بکثرت احادیث آئیں ہیں۔ چند حدیثیں ملاحظہ فرمائیں۔

{۱} حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ

کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ ثم لا یرفعھما حتی یفرغ۔

(۱۔ ترمذی، ۲۔ ابن شیبہ)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے، تو اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اٹھاتے۔

{۲} حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود۔

(۳) طحاوی شریف، ۴۔ فتح القدیر، ۵۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے، پھر نہ اٹھاتے۔

{۳} حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ترفع الایدی فی سبع مواطن عند افتتا ح الصلوۃ و استقبال البیت والصفا والمروۃ والموقفین والجمرتین.

(۶۔ حاکم، ۷۔ بیہقی)

صرف سات جگہ ہاتھ اٹھائیں جائیں۔

(۱) نماز شروع کرتے وقت

(۲) کعبہ کے سامنے منہ کرتے وقت

(۳) صفا، مروہ پہاڑی پر

(۴،۵) دونوں موقف (مِنٰی اور مُزدَلفہ) میں۔

(۶،۷)دونوں جمروں کے سامنے۔

اس حدیث میں صرف نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کا حکم ہے، بعد میں نہیں۔

ان کے علاوہ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے۔

(۸) کتاب المفرد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

(۹) بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

(۱۰) ابن شیبہ اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، کچھ فرق سے بیان کیا۔

{۴} حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ میں نے صحابہ کی ایک جماعت سے کہا، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز، سب سے زیادہ یاد ہے۔

رأيته صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كبر جعل يديه حذاء منكبيه ،واذاركع امكن يديه من ركبتيه، ثم هصر ظهره. فاذا رفع راسه استوى، حتى يعود كل فقار مكانه. فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل باطراف اصبع رجليه القبلة. فاذا جلس فى الركعتين ،جلس على رجله اليسرى ونصب اليمنى۔

(۱۱۔ بخاری، ۱۲۔ ابوداؤد، ۱۳۔ مشکوۃ،)

میں نے دیکھا، کہ جب نبی ﷺ تکبیر تحریمہ کہتے، تو ہاتھوں کو کندھے تک اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے، تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑتے اور کمر سیدھی کرتے، جب سجدہ سے سر اٹھاتے، تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوتے، کہ کمر کی ہڈی کے تمام مہرے اپنی جگہ آجاتے، اور جب سجدہ کرتے، تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے، نہ ان کو سکڑتے، اور نہ کہنیوں کو زمین پر بچھاتے، اور پیروں کی انگلیوں کا رخ، قبلہ کی طرف رکھتے، اور دو رکعت کے بعد بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا کرتے۔

اس حدیث میں، حضور ﷺ کی نماز کی، پوری کیفیت بیان کی گئی، جس میں صرف ایک بار، تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے، اس کے بعد ہاتھ اٹھانے کا کوئی ذکر نہیں۔ اگر رکوع کے بعد بھی رفع یدین، نبی اکرم ﷺ کرتے ہوتے، یا اس کا حکم ہوتا، تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا ذکر کیوں نہ کرتے؟

{۵} حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

الا اصلى بكم صلاة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم. فصلى ولم يرفع يديه۔ الا مرة واحدة مع تكبيرة الافتتاح۔

(۱۴۔ مجمع الزوائد، ۱۵۔ ترمذی، ۱۶۔ ابوداؤد، ۱۷۔ نسائی، ۱۸۔ ابن ابی شیبہ، ۱۹۔ طحاوی، ۲۰۔ عبدالرزاق)

کیا میں تمھارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھوں؟ تو آپ نے نماز پڑھی۔ اس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے، کسی موقع پہ ہاتھ نہ اٹھائے۔

{۶} حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

انہ رأ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حین افتتح الصلوۃ، رفع یدیہ حتی حاذی بھما اذنیہ، ثم لم یعد الی شیئی من ذالك، حتی فرغ من صلاتہ

(۲۱۔ دارقطنی)

کہ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا، کہ جب حضور ﷺ نے نماز شروع کی تو ہاتھ اتنے اٹھائے کہ کانوں کے مقابل کر دئے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھائے۔

{۷} حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت ہے، فرمایا۔

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدي الی قریب من اذنیہ، ثم لا یعود۔

(۲۲۔ ابوداؤد)

بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے، تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر دوبارہ ایسا نہ کرتے۔

{۸} امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ، امام حمیدی نے اپنی مسند میں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، کہ نبی ﷺ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت، رفع یدین کرتے تھے، اور رکوع کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ (۲۳۔ مسند حمیدی)

{۹} حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

صلیت مع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مع ابی بکر ومع عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فلم یرفعوا ایدیھم الا عند التکبیرۃ الاولی فی افتتاح الصلوۃ۔

(۲۴۔ دارقطنی)

میں نے نبی ﷺ حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی یہ لوگ نماز کے شروع میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے۔

یہاں تک تو نبی اکرم ﷺ سے، مرفوع حدیثیں تھیں۔ اب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی احادیث ملاحظہ فرمائیں، اس لئے کہ صحابۂ کرام کا قول و فعل بھی مسلمانوں کے لئے دلیل ہے۔ اور صحابہ کی حدیث کو بھی، حدیث کہتے ہیں، اور صحابہ کی بکثرت

احادیث، بخاری، مسلم اور دیگر کتبِ احادیث میں موجود ہیں۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ ۔

(مشکوۃ)

میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، ان میں جن کی پیروی کروگے، ہدایت یاب ہوجاؤگے۔

{۹} حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا۔

صلیت خلف ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما، فلم یکن یرفع یدیه الافی التکبیرة الاولی من الصلوۃ ۔

(۲۵۔طحاوی، ۲۶۔ ابن ابی شیبہ)

میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نماز میں پہلی تکبیر کے سوا کسی وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔

{۱۱} حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

انه کان یرفع یدیه فی التکبیرة الاولی من الصلوۃ، ثم لا یرفع فی شیئی منها ۔

(۲۷۔بیہقی، ۲۸۔ طحاوی، ۲۹۔مؤطا)

کہ آپ نماز کی پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے، پھر کسی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

{۱۲} حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہا

رأیت عمر ابن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه رفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود ۔

(۳۰۔طحاوی شریف)

میں نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، کہ آپ نے پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے، پھر نہ اٹھائے۔

{۱۳} حضرت سفیان (رضی الله تعالیٰ عنه) فرماتے ہیں کہ

فرفع یدیه (عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه) فی اول مرة وقال بعضهم مرة واحدة ۔

(۳۱۔ابوداؤد شریف، ۳۲۔مؤطا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی بار ہی ہاتھ اٹھاتے۔ بعض راویوں نے فرمایا کہ ایک ہی دفعہ ہاتھ اٹھاتے۔

{۱۴} حضرت عبدالعزیز بن حکیم (رضی الله تعالیٰ عنه) نے کہا کہ

رأیت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما، یرفع یدیه حذاء اذنیه فی اول تکبیرة افتتاح الصلوۃ، ولم

یرفعھما فی ما سوی ذلك ۔

(۳۳۔مؤطا شریف)

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز کے شروع میں تکبیر اولی کے وقت اپنے ہاتھ، کانوں کی لوتک اٹھاتے دیکھا۔اوراس کے علاوہ وہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

{۱۵}حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا ۔

ان العشرة الذین شھد لھم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالجنة. ما کانوا یرفعون ایدیھم الا افتتاح الصلوة ۔

(۳۴۔فتح القدیر، بدائع الصنائع، اعلاء السنن)

وہ دس (عشرہ مبشرہ) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کے جنتی ہونے کی رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی ان میں سے کوئی بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ، رفع یدین نہیں کرتا تھا۔

رفعِ یدَین کی حدیث بھی آئی ہے مگر وہ منسوخ ہے

{۱۶} حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

انه رأی رجلا یرفع یدیه فی الصلوة عند الرکوع وعند رفع راسه من الرکوع ،فقال له لا تفعل فانه شیئی فعله رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم ثم ترکه ۔

(۳۵۔عینی شرح بخاری)

کہ آپ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا، تو اس سے فرمایا کہ، ایسا نہ کرو۔ کیونکہ یہ وہ کام ہے جو رسول اللہ ﷺ نے پہلے کیا تھا، پھر چھوڑ دیا۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے، کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت، رفع یدین (ہاتھ اٹھانے) کی حدیث منسوخ ہے۔

{۱۷}بعض صحابہ کرام تکبیر اولیٰ کے علاوہ، رکوع میں جاتے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے، اس سے منع کیا گیا۔ حدیث یہ ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔

مالی ارا کم رافعی ایدیکم. کانھا اذناب خیل شمس، اسکنوا فی الصلوة۔

(۳۶۔صحیح مسلم، ۳۷۔مسند امام احمد بن حنبل، ۳۸۔ابوداؤد، ۳۹۔نسائی، ۴۰۔بیہقی، بہار شریعت)

یہ کیا بات ہے کہ میں تم کو (بار بار) ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں، نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔

بار بار ہاتھ اٹھانا، گرانا، یہ سکون و اطمینان کے خلاف حرکت ہے، اس لئے اس سے روکا گیا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے خود اس سے منع فرمادیا۔

اس حدیثِ مرفوع سے بھی معلوم ہوا، کہ بار بار، رفع یدین کرنا (ہاتھ اٹھانا) منسوخ ہے۔

چند اکابر صحابہ کرام کے نام، جو صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر بن العوام، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ یہ تو عشرہ مبشرہ ہیں جنھیں جیتے جی، دنیا ہی میں نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت سنادی تھی۔

ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت براء بن عازب، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت ابوسعید خدری، حضرت عبد اللہ بن زبیر وغیرہم، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، یہ وہ اکابر صحابہ ہیں جن کے بارے میں روایت موجود ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور کسی موقع پر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ (نزھۃ القاری شرح بخاری جلد ۳ ص ۲۰۰)

خلاصۂ کلام

مذکورہ بالا احادیث اور دلائل و براہین سے دن کے اجالے کی طرح یہ واضح ہوگیا کہ پنجگانہ نماز کے شروع میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا سنت ہے۔ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کی حدیث منسوخ ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی ہے، جو بکثرت احادیث وسنن سے ثابت ہے، ان کا کوئی فتوی سنت کے خلاف نہیں ہوتا، جو ان کے فتوی کو خلاف سنت بتائے وہ یا تو ان کا حاسد ہوگا یا دشمن۔

اس مختصر رسالے میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانے پر حدیث وفقہ کی ۴۰ مشہور ومعروف اور مستند کتابوں کے حوالہ سے سترہ احادیث کریمہ پیش کردی گئی ہیں، جو حق پسند کو، حق قبول کرنے کے لئے کافی ہیں۔

احمد القادری مصباحی

آمین کے احکام

نماز میں آہستہ آمین کہنا سنت، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق ہے۔ آہستہ آمین کہنے کے سلسلے میں، متعدد احادیث آئی ہیں۔

{۱} حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

عن وائل ابن حجر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) انہ صلے مع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال اٰمین و اخفیٰ بہا صوتہ۔

(۱۔امام احمد، ۲۔ابوداؤد طیالسی، ۳۔ابویعلی موصلی، ۴۔طبرانی، ۵۔دارقطنی، ۶۔مستدرک للحاکم)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، پر پہنچے تو آپ نے آمین کہا، اور آمین میں، اپنی آواز آہستہ رکھی۔

{۲} حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت ہے۔

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، فقال اٰمین و خفض بہٖ صوتہٗ۔

(۷۔ابوداؤد، ۷۔ترمذی، ۸۔ابن ابی شیبہ)

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا، اور آواز آہستہ رکھی۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا، کہ آمین، آہستہ کہنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

{۳} حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا امن الامام فامنوا، فانہ ما وافق تامینہ تامین الملئکۃ، غفر لہٗ ما تقدم من ذنبہ۔

(۹۔بخاری، ۱۰۔مسلم، ۱۱۔احمد، ۱۲۔مالک، ۱۳۔ابوداؤد، ۱۴۔ترمذی، ۱۵۔نسائی، ۱۶۔ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب امام آمین کہے، تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی، اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کی معافی، اس نمازی کے لئے ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہو۔ فرشتے

آمین آہستہ کہتے ہیں اور ہم نے ان کی آمین آج تک نہیں سنی، تو چاہئے کہ ہماری آمین بھی آہستہ ہو، تاکہ فرشتوں کی موافقت اور گناہوں کی معافی ہو۔

{۴} حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا قال الامام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ، {فقولوا اٰمِیْن} فانہ من وافق قولہ قول الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

(۱۷۔بخاری، ۱۸۔شافعی، ۱۹۔مالک، ۲۰۔ابوداؤد، ۲۱۔نسائی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ جب امام،

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ۔

کہے تو تم اٰمِیْن کہو، کیونکہ جس کا یہ اٰمِیْن کہنا فرشتوں کی اٰمِیْن کہنے کے مطابق ہوگا، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ایک یہ کہ مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ ہرگز نہ پڑھے۔اگر مقتدی کا پڑھنا صحیح ہوتا، تو ہمارے پیارے نبی، رؤف ورحیم ﷺ یوں فرماتے، کہ جب تم وَلَا الضَّآلِّیْن کہو، تو آمین کہو۔معلوم ہوا کہ مقتدی صرف آمین کہیں گے۔سورہ فاتحہ پڑھنا، اور وَلَا الضَّآلِّیْن کہنا امام کا کام ہے، مقتدی کا نہیں، بلکہ مقتدی پر قرآن کا سننا اور چپ رہنا واجب ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(کنزالایمان، سورہ اعراف، آیت ۲۰۴)

دوسرا مسئلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اٰمِیْن آہستہ ہونی چاہئے کیونکہ فرشتوں کی اٰمِیْن آہستہ ہی ہوتی ہے جیسا کہ اوپر گزرا۔

{۵} حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لم یکن عمر و علی رضی اللہ عنہما یجھران ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا بآمین۔

(۲۲۔تہذیب الآثار للطبرانی، ۲۳۔طحاوی)

حضرت عمرو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نہ تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اونچی آواز سے پڑھتے تھے، نہ آمین۔

{۶} حضرت ابومعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال یخفی الامام اربعاً ،التعوذ و بسم اللہ و اٰمین و ربنا لك الحمد۔

(۲۴۔عینی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا امام چار چیزیں آہستہ کہے۔اَعُوْذُ بِاللّٰہ،بِسْمِ اللّٰہ،آمِیْن اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد۔

معلوم ہوا کہ آمین آہستہ کہنا،سنتِ صحابہ اور سنتِ خلفاء راشدین بھی ہے۔

{۷}امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ،اپنے استاذ،حضرت حماد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے،انھوں نے اپنے استاذ،حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

قال اربع یخفیھن الامام، التعوذ، و بسم اللہ، و سبحنك اللھم، و اٰمین،

(۲۵۔رواہ محمد فی الاثار،۲۶۔وعبدالرزاق فی مصنفہ)

آپ نے فرمایا، کہ امام چار چیزیں آہستہ کہے،

اَعُوْذُبِاللّٰہ،بِسْمِ اللّٰہ،سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور آمِیْن۔

(یہ حدیث امام محمد نے آثار میں، اور امام عبدالرزاق نے اپنی مُصَنَّف میں بیان کی)

معلوم ہوا کہ جیسے ثنا، اعوذ باللہ، بسم اللہ، رکوع اور سجدے کی تسبیحات، التحیات، درود ابراہیمی، دعاءِ ماثورہ وغیرہ سب آہستہ پڑھی جاتی ہیں ایسے ہی آمین بھی آہستہ پڑھنا سنت ہے۔یہی احادیثِ صحیحہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے اعمال واقوال سے ثابت ہے۔

یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ،جلیل القدر امام،تابعی،فقیہ،عالم،محقق،مدقق،متقی،محدث،مفسر،مجتہد،صالح،صاحب کشف اور ولی کامل ہیں،نہ ان کے زمانہ میں ان کے برابر کوئی فقیہ تھا نہ اُن کے بعد اب تک اُن کے مثل پیدا ہوا۔بلا شبہ آپ اِمَامُ الْمُتَّقِیْن اور اَمِیْرُ الْمُسْلِمِیْن ہیں۔آپ کی پیروی فرمانِ الٰہی کے مطابق ہے۔

اللہ تعالٰی نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ،

(سورہ نسا آیت ۵۹)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے امیر کی۔

اس مختصر رسالے میں آہستہ اٰمین کہنے پر حدیث وفقہ کی ۲۶ مشہور ومعروف اور مستند کتابوں کے حوالہ سے،سات احادیث

کریمہ پیش کردی گئی ہیں، جو اہل حق کو قبول کرنے کے لئے کافی ہیں..........مزید تفصیل کے لئے حضرت مولانا ظفر الدین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح البہاری شریف، اور حضرت مولانا احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف کتاب جاء الحق کا مطالعہ فرمائیں۔

وَاللّٰہُ الْھَادِی وَالْمُعِیْنُ ، نِعمَ المَولٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ، وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

احمد القادری مصباحی

ماٰخذ ومراجع

(۱) قرآن کریم

(۲) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، امام احمد رضا قادری، رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۷۲۔۱۳۴۰ھ)

(۳) تفسیر کبیر، امام ابوعبداللہ محمد بن عمر فخر الدین رازی، رحمۃ اللہ علیہ (۵۴۴۔۶۰۶ھ)

(۴) تفسیر جلالین، امام جلال الدین محمد بن احمد بن محمد المحلی، رحمۃ اللہ علیہ (۷۹۱۔۸۶۴ھ)

(۵) صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۶ھ)

(۶) صحیح مسلم، امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۶۱ھ)

(۷) جامع ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۷۹ھ)

(۸) سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۷۵ھ)

(۹) سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۰۳ھ)

(۱۰) ابن ماجہ، امام محمد بن یزید ابن ماجہ، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۷۳ھ)

(۱۱) شرح معانی الآثار، (طحاوی شریف) امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۲۱ھ)

(۱۲) مؤطا، امام محمد بن حسن شیبانی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۸۹ھ)

(۱۳) کتاب الآثار للامام محمد بن حسن شیبانی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۸۹ھ)

(۱۴) ابوداؤد طیالسی، امام سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۰۳ھ)

(۱۵) بیہقی، امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۵۸ھ)

(۱۶) المستدرک، امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۰۵ھ)

(۱۷) طبرانی، امام حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد ایوب اللخمی الطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۶۰ھ)

(۱۸) تہذیب الآثار، امام حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد ایوب، الطبرانی، رحمہ اللہ (م ۳۶۰ھ)

(۱۹) مصنف ابن ابی شیبہ، امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۳۵ھ)

(۲۰) سنن دارقطنی، امام علی بن عمر دارقطنی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۸۵ھ)

(۲۱) مشکوۃ، شیخ ولی الدین تبریزی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۴۲ھ)

(۲۲) کتاب المفرد، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۶ھ)

(۲۳) بزار، (البحر الزخار المعروف بمسند البزار) امام احمد بن عبدالخالق عتیقی بزار، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۹۲ھ)

(۲۴) مصنف عبدالرزاق، امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۱۱ھ)

(۲۵) مسند حمیدی، حافظ عبداللہ بن زبیر حمیدی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۱۹ھ)

(۲۶) ابویعلی موصلی، حافظ احمد بن علی المثنی التمیمی، رحمۃ اللہ علیہ (م ۴۵۸ھ)

(۲۷) مجمع الزوائد، امام حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۰۷ھ)

(۲۸) عمدۃ القاری شرح بخاری، (عینی) علامہ بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۵ھ)

(۲۹) بدائع الصنائع، علامہ ابوبکر بن مسعود کاسانی، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۸۷ھ)

(۳۰) فتح القدیر، علامہ کمال الدین ابن ہمام، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۶۱ھ)

(۳۱) مرقاۃ شرح مشکوۃ، ملاعلی بن سلطان محمد القاری، رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۱۴ھ)

(۳۲) فتاوی رضویہ، امام احمد رضا قادری، رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۷۲-۱۳۴۰ھ)

(۳۳) صحیح البہاری، مولانا محمد ظفرالدین بہاری، رضوی، رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۰۳ھ ۱۸۸۵-۱۳۸۲ھ ۱۹۶۲ء)

(۳۴) بہارشریعت، صدرالشریعہ، مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۹۶-۱۳۶۷ھ)

(۳۵) جاءالحق، حکیم الامت، مولانا احمد یارخاں نعیمی، رحمۃ اللہ علیہ (۱۴۰۰ھ)

(۳۶) نزہۃ القاری شرح بخاری، علامہ مفتی محمد شریف الحق الامجدی الاعظمی، رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۴۰ھ ۱۴۲۲ھ)

احمد القادری مصباحی

اسلامک اکیڈمی آف امریکا

۵/صفر ۱۴۲۳ھ ۲۱/اپریل ۲۰۰۲ء بروز جمعہ

مرتب کی تالیفات مع سالِ تحریر

(۱) فیض الحکمت ترجمہ ہدایۃ الحکمت (فلسفہ/قدیم سائنس) ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

یہ علامہ اثیر الدین ابہری کی مشہور زمانہ تصنیف، ہدایۃ الحکمت (عربی) کا آسان سلیس اردو ترجمہ ہے، یہ کتاب درس نظامی اوراله آباد بورڈ کے نصاب میں داخل ہے، نامانوس فن ہونے کی وجہ سے بورڈ کا امتحان دینے والے طلبہ کے لئے پریشانی کا سبب بنی ہوئی تھی، اس کتاب کے ترجمہ سے وقت کی ایک بڑی ضرورت پوری ہوگئی۔

کتاب کے شروع میں مترجم کے قلم سے ایک گراں قدر مقدمہ ہے، جس نے کتاب کی افادیت میں غیر معمولی اضافہ کردیا ہے، اصل کتاب (ہدایۃ الحکمت) میں کہیں کچھ ذکر نہیں کہ فلسفہ کے یہ مسائل ہماری شریعت کے موافق ہیں یا مخالف؟ بعض پڑھانے والے اساتذہ بھی اس کی طرف توجہ نہیں دے پاتے، جس کی وجہ سے طالب علم، بسااوقات، ہر اصول فلسفہ کو، درست سمجھ بیٹھتا ہے، حالانکہ پورا فلسفہ نہ حق ہے نہ باطل، اس کے بعض مباحث درست وصحیح ہیں اور بعض خلاف شرع اور باطل۔

مقدمہ میں ان اصولوں کو جو ہماری شریعت سے متصادم ہیں، اجمالاً ذکر کرکے، اس کے مقابل عقیدۂ اسلام بھی قرآن وحدیث سے نقل کردیا گیا ہے، امام غزالی علیہ الرحمہ کی تہافۃ الفلاسفہ، المنقذ من الضلال، امام اہل سنت علیہ الرحمہ کی الکلمۃ الملھمہ اور فتاوی رضویہ سے قیمتی افادات نقل کئے گئے ہیں، جس سے فلسفہ اور اسلام کے نظریات کے درمیان فرق نمایاں ہوجاتا ہے۔

(۲) رفع یدین اور آمین کے احکام (اردو، انگلش) ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانے پر حدیث وفقہ کی ۴۰ مشہور ومعروف اور مستند کتابوں کے حوالہ سے اس رسالہ میں سترہ احادیث کریمہ، اور نماز میں آہستہ امین کہنے پر حدیث وفقہ کی ۲۶ مشہور ومعروف اور مستند کتابوں کے حوالہ سے، سات احادیث کریمہ پیش کی گئی ہیں، جو حق پسند کو، حق قبول کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(۳) احکام قربانی وعقیقہ (اردو، انگلش، ہندی) ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

یہ نہایت قیمتی مختصر رسالہ ہے جس میں قربانی سے متعلق گیارہ احادیث نبویہ، چھتیس مسائل فقہیہ اور عقیقہ سے متعلق چھ حدیثیں اور بارہ فقہی مسائل، سلیس اردو زبان میں بیان کیے گئے۔ اور ان کی دعائیں بھی لکھی گئی ہیں، مالک نصاب وغیرہ کے تعلق سے قیمتی تحقیقات پیش کی گئی ہیں، مقدار نصاب کے جدید پیمانے بھی لکھ دئے گئے ہیں، قربانی وعقیقہ کرنے والوں کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید وکارآمد اور بہت نفع بخش ثابت ہوگا۔ صفحات: ۱۶

(۴) ثبوت ایصال ثواب وطریقۂ فاتحہ (اردو، انگلش، ہندی) ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۶ء

یہ ایک عام فہم تالیف ہے جس میں قرآن کریم واحادیث مبارکہ وآثار صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ایصال ثواب کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے اور آخر کتاب میں طریقۂ فاتحہ، مزارات بزرگان دین پر فاتحہ کا طریقہ، نیز مجدد اعظم امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا ایک قیمتی فتویٰ شامل ہے، جس سے قبر بوسی اور اس کے لیے سجدہ وطواف سے متعلق آپ کا عمدہ موقف اور ادب

واحترام واضح ہوتا ہے۔مناجات وسلام، ایصال ثواب کے جائز عمدہ طریقے چند مروجہ بری رسمیں درج ہیں۔صفحات:۱۶

(۵)حالات ابوالخیر علیہ الرحمہ (ولادت ۱۰۰۸ھ، وفات ۱۱رشوال ۱۰۵۹ھ)۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء

اس میں حضرت مولانا شاہ ابوالخیر بھیروی علیہ الرحمہ اوران کے خاندان کے احوال بیان کئے گئے ہیں،آپ مغل خاندان کےمشہور بادشاہ سلطان نورالدین محمد جہانگیر کے عہد سلطنت کے عظیم بزرگ ہیں۔مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ آپ ہی کے اسم گرامی سے منسوب ہے۔ صفحات ۱۶

(۶) حالات کامل علیہ الرحمہ (ولادت ۲۵رمحرم ۱۲۳۶ھ، وصال ۷رجمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ،) ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء

یہ کتاب ولی کامل،حضرت علامہ محمد کامل نعمانی،ولید پوری، علیہ الرحمہ کی حیات وحالات وکرامات ونصائح،دعاومناجات پر مشتمل ہے۔جس کا مطالعہ تمام مسلمانوں کے لیے مفید ہے خصوصاً سلسلۂ کاملیہ کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔صفحات:۳۲

(۷)حالات بنارس ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء

بنارس کی تاریخ اس کے چند نام اوراس کی وجہ تسمیہ،ہندوستان اور بنارس میں اسلام کی آمد چند بزرگان دین اور تاریخی مقامات کے تذکرے ہیں نیز اخیر میں حضرت مولانا سید محمد فاروق صاحب کے قلم سے، حضرت بابا قاسم سلیمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مختصر تذکرہ شامل ہے۔ صفحات ۱۶

(۸)دوامی نقشۂ صوم وصلات برائے لوساکا، زمبیا (۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء)

(۹)دوامی نقشۂ صوم وصلات برائے شکاگو، امریکا (اردو، انگلش، ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۷ء)

(۱۰)دوامی نقشۂ صوم وصلات برائے ڈیلاس ایریا، امریکا (اردو، انگلش ، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء)

(۱۱) انتخاب نظم (۱۴۳۶ھ ۲۰۱۵ء)

مقالات ومضامین مع سال تحریر

(۱)معراج جسمانی اور رویت باری (۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء)(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق عظیمہ (۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء)(۳)عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں (اردو، انگلش، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء)(۴)چہل حدیث (اردو، انگلش)(۵)مسائل رمضان (۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء) (۶)مسائل عیدین (اردو، انگلش، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء)(۷)شب برأت (اردو، انگلش، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء)(۸) حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور گیارہویں شریف (اردو، انگلش، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء)(۹)اعلی حضرت سیدی امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ (۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء)(۱۰)شاہ علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ (۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء)(۱۱)حالات مفتی اعظم علیہ الرحمہ (۱۴۰۲ھ / ۱۲رنومبر ۱۹۸۱ء)(۱۲)مرشد حافظ ملت علیہ الرحمہ (۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء)(۱۳)حافظ ملت (علیہ الرحمہ) کی سیاسی بصیرت (۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء) (۱۴) مجاہد ملت (علیہ الرحمہ) کا سیاسی تدبر (۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء)(۱۵)تعارف وانٹر یو مفتی اعظم سکھر،مولانا محمد حسین علیہ الرحمہ (۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء)(۱۶)حالات صدر العلما (۱۴۴۱ھ ۲۰۲۰ء)(۱۷)تعارف وانٹر یو خطیب اعظم علامہ قمر الزماں اعظمی (۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) (۱۸)لوساکا،افریقہ کا قبرستان (۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء)(۱۹)برکات اولیا (۱۴۴۱ھ ۲۰۲۰ء) (۲۰)دستور ہند میں اقلیتوں کے حقوق (۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء) (۲۱)اسلامی جنتری (۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء) (۲۲)مدینۃ العلوم بنارس کا ماضی اور حال (۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء) (۲۳)تربیت اولاد (۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء) (۲۴) تعارف اورخدمات اسلامک اکیڈمی آف امریکا (ماضی، حال اور مستقبل، ۱۴۲۶ھ /

۲۰۰۵ء (۲۵)سمت قبلہ، (۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء) وغیرہ

برائے طلبہ وطالبات

(۱)اذان و اقامت اوران کے آداب (اردو، انگلش(۲)اسلامی اخلاق وآداب (اردو، انگلش(۳)نماز کی دعائیں (۴) قابل حفظ احادیث(۵)روزمرہ کی دعائیں(٦) کلمے اور درود واستغفار(۷) نصاب تعلیم۔